

Misconception: **Forced marriage is allowed in Islam**

غلط فہمی: اسلام میں جبری شادی کی اجازت ہے۔

پس منظر : کچھ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ شادی کے معاملات میں دلہا یا دلہن کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی ۔ یہاں تک کہ اگر لڑکی کے والدین شادی کی تجویز سے اتفاق کرتے ہیں تب بھی شادی کی اجازت ہے۔

قرآن کے مطابق واضح طور پر جبری شادیاں قابل قبول نہیں:

" ائے ایمان والوں تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ---- [4 : 19]

شادیاں باہمی رضامندی سے طے کی جاتیں ہیں۔

" اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی معیاد پوری ہو جائے تو ائے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔۔۔ [2 : 232]

مندرجہ بالا آیت میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر ایک جوڑے کے درمیان طلاق واقع ہو چکی ہے تو وہ صرف اس صورت میں اکھٹے رہ سکتے ہیں اگر وہ آپس میں رضامند ہو۔

" اور طلاق والیاں اپنی جانو کو روکے رکھیں تین حیض تک ؛ اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں، پیدا کیا اور اگر اللہ پر قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے ، اگر ملاپ چاہیں۔۔۔۔ [2 : 228]

قرآن مجید میں موجود تمام مثالیں شادی کے شراکت داروں کے درمیان باہمی رضامندی کے فیصلے کو شامل کرتی ہیں جس کے لیے عربی زبان میں اس کے متبادل " تراضو " [2 : 232 – 233 ، 4 : 24] " تشاور " [2 : 233] کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ باہمی رضامندی ۔

قرآن مجید میں ایک شوہر اور بیوی کے درمیان تعلق کا فیصلہ پیار و محبت کی شرائط پر کیا جاتا ہے ، نہ کہ کسی ایک کے جبری فیصلے کا اطلاق دوسرے پر کیا جائے :

" اور اس کی نشانیوں میں سے ہے ، کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے ، کہ ان سے آرام پاؤ ، اور تمہارے آپس میں محبت و رحمت رکھی ۔ اور بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے ۔"

[30 : 21]

۔۔۔ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ۔۔۔ [2 : 187]

" اور وہ جو عرض کرتے ہیں ائے ہمارے رب ہمیں دئے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ۔" [25 : 74]

قرآن میں ایک آدمی کے لیے شادی کرنے سے پہلے یہ شرط لازمی ہے کہ وہ عورت کو مہر دئے۔ مندرجہ ذیل مثال دیکھیں جس میں عورت کو فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کیا گیا ہے۔

" اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو اور پھر اگر وہ اپنی دل کی خوشی سے مہر میں سے کچھ دئے دیں تو اس سے کھاؤ رچتا بچتا۔" [4 : 4]

" تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں رضامندی ہو جاؤئے تو اس میں گناہ نہیں ۔۔۔۔ [24 : 4]

آخر میں قرآن ہمیں اس بات کی یاد دہانی کرواتا ہے کہ ایمان والے وہ ہوتے ہیں جو اپنے معاملات کو باہمی مشاورت \ صلاح سے طے کریں [38 : 42]۔